حرف ابتداء

قرآن حکیم اپنے ان گنت پہلوؤں کی بنا پر ہمیشہ سے اقوام عالم کی خصوصی توجہ اور خصوصی مطالعے کا موضوع رہا ہے۔ مسلمانوں نے قرآن کریم کو اللہ کا کلام سمجھ کر پڑھا...... اور اس کے بحر معانی میں غوطہ زنی کی اور علوم و معارف کے موتی تلاش کیے...... ادباء نے قرآن کریم کو ایک ادبی ذخیرہ اور ایک حسین و جمیل کلام سمجھ کو اِس کا مطالعہ کیا اور اس میں سے ''ضرب الامثال''، کہاوتیں اور معارف و مسائل دریافت کیے اور اس سے ادب کو سنوارنے اور سمجھنے میں مدد لی۔ مؤرخین نے اسے عربی تہذیب وثقافت کا مآخذ قرار دے کر اس کو پڑھا اور اس کی آیات کی مدد سے عربی تہذیب وثقافت خصوصاً قدیم عربوں کی زبان، ان کے کلچر اور ان کی تاریخ کو سمجھنے کی کوشش کی۔ جب کہ دشمنان اسلام نے اس پاک کلام کو اس لیے پڑھا کہ وہ اس سے ایسی کمزوریاں تلاش کر سکیں کہ جس سے اسلام کو بدنام کیا جا سکے...... الغرض کسی نے مثبت سوچ کے ساتھ اور کسی نے منفی سوچ کے ساتھ اس پاک کلام کو پڑھا...... اسی لیے سب لوگوں کو کلام پاک سے استفادہ کرنے کے لیے ترجمہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جس کی بنا پر قرآن کریم کے تراجم کی تحریک جہاں مشرق اور مشرقی ممالک میں فروغ پذیر ہوئی وہاں مغربی اور غیر مسلم ممالک میں بھی اس تحریک نے بڑی وسعت حاصل کی۔ اس لیے ترجمہ نگاری کا موضوع بڑی عالمگیریت رکھتا ہے۔

عالمی رابطہ ادب اسلامی کی شراکت کے ساتھ منعقد ہونے والے ''تراجم قرآن حکیم کانفرنس'' کے چند مقالات، جو گزشتہ شمارے میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ اس تازہ شمارے میں شامل کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس خصوصی شمارہ میں تراجم قرآن کریم کے بارے میں نامور محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا خط بھی شائع کیا جا رہا ہے جس میں انہوں نے ۱۳۰ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کا ذکر کیا ہے۔ یہ خط ہمیں ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر کی مہربانی سے موصول ہوا ہے۔ جس کے لیے ہم ان کے شکرگزار ہیں۔

مدیر مسئول